سلسلۂ

تحریف وانتحال

اللہ تعالیٰ کے کلام: ﴿من لم يحكم بمآ أنزل الله فأولئك هم الكافرون﴾ کے معنی میں تحریف ورَد وبدل

نشرِ اوّل

Ur

بسم الله الرّحمن الرّحيم

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاة والسّلام على أشرف الأنبياء والمرسَلين، سيّدنا ونبيّنا
محمّد الأمين، وآله وصحبه أجمعين!

لمحۂ فکریہ

کلام پاک کی مُندجہ ذیل آیات کا مفہوم کیا ہے؟

﴿مَن لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ﴾، ﴿مَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ﴾،
﴿مَن لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾[1]

کیا آپ یہ توقع کرسکتے ہیں کہ ان آیات کا مطلب یہ ہے، کہ یہ آیات خدا کے اَحکام کو بہر صورت نافذ کرنے پر آمادہ کر رہی ہیں؟ اگرچہ وہ قتل و غارتگری کے ذریعہ ہی کیوں نہ ہو؟ کیا آپ تصوّر کرسکتے ہیں کہ ان آیات پر عمل پیرا کرانے کی خاطر مسلمانوں کے مابین جنگ وجدال وخونریزی بھی جائز ہو؟۔ کچھ لوگوں نے یہی سمجھ رکھا ہے، تو وہ کون لوگ ہیں جنھوں نے اس آیت کو اسی طرح سمجھا ہے؟ وہ لوگ اس آیت کی تفسیر کس طرح کرتے ہیں؟ اور کیا اُن کی یہ سوچ درست ہے؟۔

س: شدّت پسند تنظموں نے ان آیات کو کس طرح سمجھا؟۔

شدّت پسند اور گمراہ تنظیموں کی رائے یہ ہے کہ جو شخص اللہ تعالی کی شریعت سے حکومت یا فیصلہ نہ کرے، وہ کافر، واجب القتل اور اس کا خون حلال ہے، صرف یہی نہیں بلکہ جو شخص اپنے ملک کا حاکم ایسے آدمی کو بنائے، جو شریعت کی روشنی میں حکومت نہ کرتا ہو، وہ بھی کافر ہے، اور جو شخص اپنے مُعاملے میں انسان کے بنائے ہوئے قوانین سے فیصلہ کرے وہ بھی مشرک ہے۔ مذکورہ بالا تمام اَفکار میں اِن حضرات کی بنیاد آیتِ کریمہ: ﴿مَن لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ﴾ ہے۔

س: اس کج فہمی کا نتیجہ کیا برآمد ہوتا ہے؟۔

اُمّتِ مسلمہ کی اکثریت کی تکفیر اور ان کی طرف شرک وجاہلیت منسوب کرنا۔
مسلم اُمراء وحُکّام کی تکفیر۔
تکفیری اور جہادی تنظیموں کا جنم لینا، جو آگے چل کر موجودہ تنظیم داعش وغیرہ کی شکل اختیار کر گئیں۔
اللہ تعالی کی آیات کی حاکمیت کی آڑ میں قتل وخونریزی کا بے جا جواز۔

---

[1] – پ٦، المآئدة: ٤٤، ٤٥، ٤٧.

اس کج فہمی کا آغاز کب ہوا؟۔

اوّلاً: نقطہ آغاز: ابوالاَعلیٰ مَودُودی ۱۳۲۱-۱۳۹۹ھ، ۱۹۰۳-۱۹۷۹ء

اللہ تعالیٰ کے حکم اور فیصلے سے متعلق مذکورہ بالا تینوں آیات کے بارے میں ابوالاعلیٰ مَودُودی نے کہا کہ «بلاشبہ یہ قرآن کا فرمان ہے کہ جو بھی حکم اور فیصلہ اللہ کے حکم اور فیصلے کے خلاف ہو، وہ فقط خطا یا حرام ہی نہیں، بلکہ کفر و گمراہی، ظلم وفسق ہے، اور جو بھی حکم اس طرح ہو وہ مبنی بَر جاہلیت ہے، انسان بغیر اس کے انکار کے مؤمن نہیں ہو سکتا»[۲]۔

ثانیاً: نقطۂ عروج یعنی عملی میدان: سیّد قُطب ۱۳۲۴-۱۳۸۶ھ، ۱۹۰۶-۱۹۶۶ء

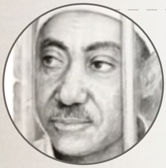

سیّد قُطب کا سب سے اَہم مسئلہ حاکمیت کی فکر تھی، جسے انہوں نے ابوالاعلیٰ مَودُودی سے حاصل کیا، فرق بس اتنا ہے کہ انہوں نے اس فکر کو ترقی دے کر اِس میں کچھ خطرناک چیزیں بھی داخل کر دیں، اور اپنی مقصد بر آری کے لیے آیاتِ قرآنیہ کا استعمال کیا، پھر ان آیات کو اس کے مکمل فُروع کے ساتھ ایک اُلجھا ہوا اسلامی معمّہ بنا کر یہ حکم گڑھ لیا، کہ ہر وہ شخص جو شریعت کے مطابق حکومت وفیصلہ نہ کرے وہ کافر ہے، اگرچہ وہ یہ عقیدہ بھی رکھتا ہو کہ یہ آیات حق ہیں اور وَحیِ رَبّانی ہیں[۳]۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے قول: ﴿مَن لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنزَلَ اللهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ﴾ ﴿الْفَاسِقُونَ﴾ میں سیّد قُطب کی تفسیر سے ظاہر ہے، چنانچہ ان کا کہنا ہے کہ: «یہ ایک نئی صفت ہے، اس کا مطلب یہ نہیں کہ یہ ایک دوسری حالت ہے، جو ماقبل میں مذکور اللہ تعالیٰ کے قول: ﴿مَن لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنزَلَ اللهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ﴾ میں صفتِ کفر کی حالت سے الگ ہے، اس کا مفہوم یہی ہے کہ جو اللہ کی آیات کے سِوا کسی اَور چیز سے فیصلہ کرے، اس کی یہ دوسری صفت ہے، لہٰذا ایسا شخص کافر ہے، اللہ c کی اُلوہیت کا اِنکار کرنے کے سبب، حکمِ شرعی کے نفاذ کے ساتھ بندوں کو خاص کرنے کے سبب، اور اس دعوی کے سبب کہ یہ اُلوہیت کا حق ہے، یہ بھی دعوی کرنا کہ انسانوں کو بھی حقِ تشریع حاصل ہے»[۴]۔

تائید و توثیق: محمد قُطب ۱۳۳۷-۱۴۳۵ھ، ۱۹۱۹-۲۰۱۴ء

اللہ کے نازل کردہ اَحکام کے علاوہ کسی شَے کو قانون ماننا، نیز اس سے مخالف اَحکام سے راضی ہونا، حکمِ الٰہی کے مطابق کلمہ لا الٰہ الاّ اللہ کو منہدم کرنے کے مترادِف ہے؛ کیونکہ اس بارے میں نصِ قطعی: ﴿مَن لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنزَلَ اللهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ﴾ وارِد ہے[۵]۔

ذراغور کیجیے! ان آیات کی عجیب تشریح کس طرح سلفِ صالحین کی تشریح سے متصادِم ہے! اور اس آخری زمانے میں ساری اُمّت کو جاہلیت وکفر کا کس طرح حکم لگا دیا گیا ہے...!۔

---

۲ - «خلافت و ملوکیت» ابوالاعلیٰ مَودودی۔

۳ - انظر: «في ظلال القرآن» لسیّد قطب، ۲/۸۸۸۔

۴ - «في ظلال القرآن» ۲/۹۰۰۔

۵ - «مفاهيم يجب أن تصحّح» ص ۱۱۸۔

لمحۂ حقِ شناسی

عہدِ نبوی:

کیا مذکورہ بالا سوچ، نبوی اِرشادات، فہمِ صحابہ، فہمِ سلفِ صالحین اور فہمِ علمائے اُمت کے مطابق ہے؟ (آیئے دیکھتے ہیں)

س: یہ آیت کہاں اور کن لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی؟۔

ج: یہ آیتِ کریمہ مدینہ منوّرہ میں اُس وقت نازل ہوئی جب یہود نے رسول اللہ ﷺ سے غیر شادی شُدہ زانیوں کے بارے میں اِستفتاء کیا، علاوہ ازیں یہ تمام آیات بھی کفّار کے لیے نازل ہوئیں[٦]۔

ترجمان القرآن، حَبر الامّت سیّدنا عبد اللہ بن عبّاس رضی اللہ عنہما (م۶۸ھ) کی تفسیر

طاؤس نے حضرت ابنِ عبّاس سے آیتِ کریمہ: ﴿مَن لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ﴾ کے بارے میں روایت کی، انہوں نے فرمایا: «کفر سے وہ مراد نہیں جیسا لوگ خیال کرتے ہیں»، دوسرے الفاظ میں ہے: «اَیسا کفر مِلّتِ اسلامیہ سے خارج نہیں کرتا»، ایک روایت کے مطابق: «کفر سے مراد کفر نہیں، ظلم سے مُراد ظلم نہیں، اور فسق سے مراد فسق نہیں»[٧]۔

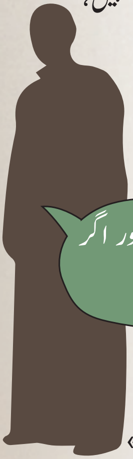

جَرح و تعدیل

س: کیا حضرت ابن عبّاس رضی اللہ عنہما کی تفسیر اور اُن کے بیان کردہ مفہوم پر کسی نے اعتراض کیا؟ اور اگر کیا ہے تو اس کا وزن کیا ہے؟۔

پہلا اعتراض: مذکورہ بالا روایت کی سَنَد میں ہِشام بن حجیر ہیں، جن کو کچھ لوگوں نے ضعیف قرار دیا ہے؟۔

جواب: ہِشام بن حجیر کے ثقہ ہونے کے لیے بس اتنا کافی ہے کہ بخاری اور مسلم دونوں اپنی اپنی کتاب «صحیح» میں اِن کو حجّت مانتے ہیں، اس کے علاوہ امام سفیان ثَوری نے ہِشام بن حجیر کی متابعت کی ہے، اور یہ روایت امام سفیان بن عیینہ نے بھی اُن سے لی ہے[٨]۔

دوسرا اعتراض: «کفر دون کفر» کی عبارت عبدالرزاق کی روایت کے مطابق طاؤس کا کلام ہے، ابنِ عبّاس کا قول نہیں؟۔

---

٦ - «أسباب النزول» ١/١٩٥ لأبي الحسن علي الواحدي النيسابوري ۴٦٨ . «زاد المسير» ١/٥٢١ لأبي الفرَج عبد الرحمن الجَوزي ٥٩٧ . «صحيح مسلم» كتاب الحدود، باب رجم اليهود أهل الذمة في الزِنى، ر: ١٧٠٠.

٧ - أخرجه محمّد بن نصر المروزي ٢٩۴ في كتاب «تعظيم قدر الصلاة» ر: ٥٦٩، ٥٧٣، ٥٧٥، ٢/٥٢١، ٥٢٢.

٨ - «تهذيب التهذيب» ٩/۴١، ۴٢.

جواب: حضرت ابنِ عبّاس سے اس عبارت کے راوی سفیان بن عیینہ ہیں، جو عبدالرزاق سے زیادہ معتمد ہیں، لہذا اُن کی بات مقدّم ہے، علاوہ ازیں حاکم نے «مستدرَک» میں اسے روایت کر کے صحیح قرار دیا ہے، اور امام ذہبی نے بھی ان کی مُوافقت کی ہے[۹]۔

الحاصل یہ اعتراضات حد درجہ کمزور اور بےبنیاد ہیں، ان کے سبب اس آیتِ کریمہ سے متعلق تفسیر ابنِ عبّاس کے رَد پر دلیل قائم نہیں کی جا سکتی۔

اکابر علماء نے اس آیت کو کس طرح سمجھا؟

امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ (م۲۴۱ھ)

اسماعیل بن سعد نے فرمایا کہ میں نے امام احمد سے رب تعالیٰ کے فرمان: ﴿مَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَآ أَنْزَلَ اللهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ﴾ سے متعلق دریافت کیا کہ یہ کون سا کفر ہے؟ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: «ایسا کفر جو اسلام سے خارج نہیں کرتا»[۱۰]۔

امام ابن عبدالبَر رحمۃ اللہ علیہ (م۴۶۳ھ)

«علماء کا اس بات پر اِجماع ہے کہ جان بُوجھ کر حکم میں زیادتی کرنا گناہِ کبیرہ ہے، اس کے بارے میں سلفِ صالحین سے سخت وعیدیں مَروی ہیں، اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿مَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ﴾ ﴿الظالمون﴾ ﴿الفاسقون﴾، یہ آیات اہلِ کتاب کے بارے میں نازل ہوئیں، حضرتِ حذَیفہ اور ابنِ عبّاس نے فرمایا: «یہ حکم ہم پر بھی عام ہے»، نیز فرمایا: «کفر سے ایسا کفر مراد نہیں کہ اگر کوئی مسلمان اس کا ارتکاب کرے تو خارجِ اسلام ہو جائے، جب تک وہ اللہ، اس کے ملائکہ، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور قیامت کا انکار نہ کرے»[۱۱]۔

امام قُرطبی رحمۃ اللہ علیہ (م۶۷۱ھ)

«اللہ تعالیٰ کا قول: ﴿مَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ﴾ کے ظاہر سے وہی دلیل لیتے ہیں جو گناہوں کے مرتکب کو بھی کافر کہہ بیٹھتے ہیں یعنی خارجی لوگ، حالانکہ ان لوگوں کے لیے اس آیت میں کوئی دلیل موجود نہیں؛ اس لیے کہ یہ آیات اُن یہود کے بارے میں نازل ہوئیں جو اللہ تعالی کے کلام میں تحریف کرتے تھے، جیسا کہ اس حدیث میں ذکر ہوا، اور یہود کافر ہیں، لہذا اس حکم میں وہ لوگ بھی ان کے ساتھ داخل ہوں گے، جو اِس آیت کے سببِ نزول میں اُن لوگوں کے ساتھ ہیں»[۱۲]۔

۹- أخرجه الحاكم في «المستدرَک» تفسير سورة المائدة، ۲/۳۴۲، حديث: ۳۲۱۹.

۱۰- «سؤالات ابن هانئ» ۲/۱۹۲.

۱۱- «التمهيد» ۵/۷۴، ۷۵.

۱۲- «المفهم لما أشكل من تلخيص مسلم» لأبي العبّاس أحمد القرطبي، ۲/۱۱۶.

کیا جُمہور علماء نے اس آیت کے بارے میں تفسیر ابنِ عبّاس کی مُوافقت کی ہے؟

جُمہور علمائے اُمّت نے اس آیت کے سمجھنے میں «کفر دون کفر یعنی ایسا کرنے والے کی تکفیر نہیں جائے گی» میں حَبرالامّت سیّدنا عبد اللہ بن عبّاس رضی اللہ عنہما کی متفقہ طَور پر مُوافقت کی ہے، جن میں حضرات ائمہ کرام، علماء، فضلاء سب شامل ہیں، بطورِ مثال نہ کہ بطور حَصر اُن حضرات کے نام ملاحظہ کیجیے:

عبد الرزاق بن ہُمام صَنعانی	۲۱۱ھ - تفسیر الصنعانی
ابو محمد عبد الرحمن بن ابی حاتم رازی	۲۷۷ھ - تفسیر ابنِ حاتم
ابنِ جَریر طبری	۳۱۰ھ - جامع البیان
احمد بن علی ابو بکر رازی معروف بہ الجصاص	۳۷۰ھ - اَحکام القران
محمد بن احمد قُرطبی	۶۶۸ھ - الجامع لاَحکام القرآن
امام ابو مظفر سَمعانی	۴۸۹ھ - تفسیر السمعانی
محمد بن نصر مروزی	۲۹۴ھ - تعظیم قدر الصلاۃ
عبد الحق بن عطیہ اندلسی	۵۴۱ھ - المحرّر الوجیز لابن عطیہ
ابو بکر محمد بن عبد اللہ معافری	۵۴۳ھ - اَحکام القرآن لابی بکر بن العربی
ابو الفرَج ابنِ جَوزی	۵۹۷ھ - زاد المسیر
محمد بن عمر تیمی بکری رازی	۶۰۶ھ - التفسیر الکبیر
ابو العباس احمد بن عمر قُرطبی	۶۵۶ھ - المفہم لما اشکل من تلخیص مسلم
حسین بن احمد نَسفی	۷۱۰ھ - مَدارِک التنزیل وحقائق التأویل
احمد بن تیمیہ	۷۳۸ھ - مجموع الفتاوی
علی بن محمد ابراہیم الشیحی علاؤالدین خازِن	۷۴۱ھ - لُباب التأویل فی مَعانی التنزیل
محمد بن یوسف بن حیّان اندلسی، جیانی، نفری	۷۴۵ھ - تفسیر البحر المحیط
محمد بن جزی کلبی ، غرناطی	۷۴۱ھ - التسہیل فی علوم التنزیل
ابو اسحاق ابراہیم بن موسیٰ شاطبی	۷۹۰ھ - الموافقات
ابن ابی العز حنفی علی بن علاؤالدین دِمشقی	۷۹۳ھ - شرح العقیدۃ الطحاویۃ
قاضی ابو السعود	۹۸۳ھ - ارشاد العقل السلیم الی مزایا الکتاب الکریم
محمد صدیق حسن خان	۱۳۱۰ھ - فتح البیان فی مقاصد القرآن
محمد علی شَوکانی	۱۳۵۵ھ - تفسیر فتح القدیر
احمد مصطفیٰ مراغی	۱۳۷۱ھ - تفسیر المراغی
شیخ عبد الرحمٰن بن ناصر سعدی	۱۳۷۶ - تفسیر السعدی
محمد امین شنقیطی	۱۳۹۳ھ - تفسیر اَضواء البیان

علمائے اہلِ سنّت وجماعت کے اَقوال پیش کرنے کے بعد عرض ہے، کہ جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ « اللہ کی آیات کے علاوہ کسی بھی قانون سے فیصلہ کرنا یا حکم دینا کفر ہے»، اُن کے معتمدین معاصرین کے اَقوال بھی اُن کے خلاف ہیں، جیسا کہ اَلبانی کا قول « سلسلة صحیح الاَلبانی» حصّہ ٦، ص١٠٦ میں، اور ابنِ عثیمین کا قول « التحذیر من فتنة التکفیر» ص ٦٨ میں۔

خلاصہ

علمائے امّت کی تفسیر کے نتائج

- آیتِ کریمہ کی غلط تشریح پہلی صدی کے خوارِج کی تشریح کے مُوافق ہے۔
- جو جان بُوجھ کر شریعت کے خلاف فیصلہ کرے وہ گناہِ کبیرہ کا مرتکب ہے، اور اللہ تعالیٰ اس سے حساب لے گا۔
- جو ایسا کرے وہ خارجِ اسلام نہیں ہو گا۔
- جو مسلمان ایسا کرے اس کا خون حلال نہیں۔
- علمائے کرام پر واجب ہے کہ ایسے شخص کی خیر خواہی اور بہتر نصیحت کے ذریعہ رَہنمائی کریں، اور اسے سیدھے راستے پر لائیں۔

متشدّدین کی تفسیر کے نتائج

- مسلم حکمرانوں کی تکفیر کر کے ان کو شرعی حدود سے باہر لے جاتی ہے۔
- اُس مسلمان کی تکفیر جو اِن حکمرانوں (جو شریعت کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے) کے فیصلہ اور حکومت سے راضی ہو، اور ان سے فیصلہ کرائے یا چُپ رہے۔
- سلفِ صالحین یعنی صحابہ، تابعین اور علمائے امّت کی رائے اور سمجھ کی مخالفت، جیسا کہ آپ نے ملاحظہ کیا۔
- اِحیائے خلافت اور اِحیائے اَحکامِ الٰہی کے نام پر قتل وغارتگری پھیلانا، خونریزی کو حلال سمجھنا، بے گناہوں کو ہلاک کرنا، اور خانہ جنگی کا بے جا جواز پیش کرنا۔

معلوم ہونا چاہیے کہ خوارِج ان آیات سے استدلال کرتے ہیں، کہ جو اللہ کی شریعت کے خلاف فیصلہ کرے وہ کافر ہے، جبکہ اہلِ سنّت کا مَوقف یہ ہے کہ ایسا کرنے والا کافر نہیں گناہ گار ہے۔ (امام سَمعانی)

سلسلۂ تحریف وغلط بیانی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «يَحمِلُ هذا العِلمَ مِن كُلِّ خَلَفٍ عُدولُه، يَنفُونَ عنهُ تَحريفَ الغَالِينَ، وَانتِحَالَ المُبطِلِينَ، وَتأوِيلَ الجَاهِلِينَ»[13] «اس علمِ دین کے امین آنے والی نسلوں میں اَیسے عادِل لوگ ہوں گے، جو علمِ دین کو شدّت پسندوں کی تحریف، باطل پسندوں کی مَن مانیوں، اور جاہلوں کی تاویلات سے بچائیں گے۔

کچھ کج فکروں نے کلامُ اللہ کو اس طرح سمجھا ہے، جو نہ سلفِ صالحین سے ملے علمی ورثہ کے مطابق ہے، اور نہ ہی وحیٔ الٰہی کے عظیم و جلیل مقاصد کے مُوافق ہے۔

انہوں نے قرآنِ کریم کی ان آیات کو جو غیر مسلموں کے حق میں نازِل ہوئیں، مسلمانوں پر چسپاں کر دیا۔

وہ آیات جو بطورِ اِستثناء نازل ہوئیں، ان کو عام اَحکام میں بدل دیا، کلامُ اللہ کے معنی ومطلب میں اس طرح تحریف کر دی، جس سے عام مسلمان کے دماغ میں اس کے انتہائی غلط مفہوم راسخ ہو جائیں، اس کے سبب ایسے اَعمال و افعال جنم لیں جن کا دینِ حنیف اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

ہم اِس سلسلۂ نشر میں گمراہ فکر وفہم والوں کی طرف سے، قرآن کریم کی آیات کے مفہوم میں کی گئی تحریفات سے آگاہی حاصل کریں گے، اور یہ بھی معلوم کریں گے کہ اُن لوگوں کا رسول اللہ ﷺ، سلفِ صالحین اور شریعتِ مطہّرہ سے دُور دُور تک کوئی تعلق نہیں۔

---

١٣ - مشہور حدیث ہے، امام ابنِ عبد البرؒ نے اس کو صحیح قرار دیا ہے، اور امام احمد بن حنبل سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ «یہ حدیث صحیح ہے»۔

دارُ الفقيه للنشر والتوزيع
DAR AL FAQIH
PUBLICATION & DISTRIBUTION

سند
SANAD

www.sanad.network
twitter: @sanadnetwork
facebook.com/sanadnetwork
youtube.com/sanadnetwork
instagram.com/sanadnetwork